15مارچ2012

اسٹیٹ بینک ملک کے ہر بالغ شہری تک بینکاری کی بنیادی خدمات پہنچانا چاہتا ہے، جناب یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے کہا ہے کہ مرکزی بینک پاکستان میں ہر بالغ شہری تک بینکاری کی بنیادی خدمات پہنچانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری آبادی کے بڑے حصے کے پاس موبائل فون ہے اس لئے اگر بینکاری اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں میں قابل عمل شراکت جاری رہے تو ہمارا یہ خواب پورا ہوسکتا ہے۔

آج کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں موبائل بینکاری سے متعلق پانچویں بین الاقوامی کانفرنس سے اپنے کلیدی خطاب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان میں موبائل فون سبسکرپشن میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، مجموعی سبسکرپشن اب 112 ملین صارفین تک پہنچ چکی ہے جن کا تعلق معاشرے کے تمام آمدنی والے طبقات سے ہے جبکہ یہ نمو تیزی سے جاری ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس کے برعکس بینکنگ اکاؤنٹس 180 ملین کی آبادی میں سے تقریباً 25 ملین کسٹمرز کے پاس ہیں، جن میں سے اکثریت کا تعلق زیادہ آمدنی والے طبقات سے ہے جبکہ قرض گیروں کی تعداد تقریباً 7 ملین ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ پاکستان کا شمار دنیا میں مالیاتی خدمات تک سب سے کم رسائی والے ملکوں میں ہوتا ہے جس کی 56 فیصد بالغ آبادی مالیاتی خدمات سے قطعی طور پر محروم ہے جبکہ 32 فیصد کو غیر رسمی ذرائع سے یہ خدمات میسر ہیں۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان مالیاتی رسائی میں وسعت کے لئے سازگار ماحول کو فروغ دینے کے لئے اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔ مجموعی سطح پر ہم ایک ٹھوس، محفوظ، فعال اور وسیع موبائل کامرس ایکو سسٹم (mobile commerce ecosystem) کو فروغ دینے کے لئے انڈسٹری اور دیگر ریگولیٹرز کے ساتھ ملکر کام کرتے رہیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اس محاذ پر ہم پہلے ہی پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (PTA) کے ساتھ ملکر کام کر رہے ہیں اور ہم نے انٹر آپریبلٹی فریم ورک (Interoperability Framework) کی فراہمی کے لئے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت تمام بینک اور ٹیلی مواصلات کمپنیاں صارفین کو خدمات کی فراہمی کے لئے ملکر پیش رفت کرسکتی ہیں۔ ہم انٹر آپریبل موبائل بینکنگ سسٹم کا ریگولیٹری فریم ورک وضع کرنے کے حتمی مراحل میں ہیں۔

انہوں نے کہا کہ موبائل کامرس کی ترویج کے لئے انٹر آپریبل سسٹمز (interoperable systems) بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس وقت مالیاتی ادارے اور ٹیلی مواصلات کمپنیاں کوئی بھی ایسا ماڈل جیسے ون ٹو ون یا ون ٹو مینی (One-to-One or One-to-Many) منتخب کرسکتی ہیں جو ان کی ضروریات کے مطابق ہو۔ انہوں نے یقین دلایا کہ بینکوں اور ٹیلی مواصلات کمپنیوں کے درمیان تمام موجودہ اور متوقع One-to-One or One-to-Many انتظامات مجوزہ ریگولیٹری فریم ورک سے متاثر نہیں ہوں گے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان مالیاتی اداروں، مختلف ریگولیٹری اداروں، نجی شعبے، ایپلی کیشن ڈیولپرز اور ٹیلی مواصلات کمپنیوں سمیت مختلف اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ملکر کام کرنے میں گہری دلچسپی رکھتا ہے تاکہ ملک میں موبائل کامرس ایکو سسٹم (mobile commerce ecosystem) مہیا کرنے کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا جاسکے۔

تاہم، انہوں نے کہا کہ مشترکہ چیلنج اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ٹیکنالوجی پلیٹ فارم سے قطع نظر تمام بینکاری لین دین کم لاگت کا اور فعال ہو اور اس میں صارفین کے لئے کم سے کم خطرہ (رسک) ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس مقصد کے لئے قواعد بالخصوص مانیٹرنگ، لائسنسنگ، ٹیکنالوجیکل انفرا سٹرکچر کی فراہمی اور

صارفین کے لئے زیادہ سے زیادہ فوائد یقینی بنانے کے حوالے سے اسٹیک ہولڈرز کے درمیان قریبی روابط کی ضرورت ہے۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ برانچ لیس بینکنگ کے آپریشنز کو کاروباری لحاظ سے قابل عمل رکھنے کے لئے نئی طلب پیدا کرنے اور بڑے حجم کے لین دین کے نظم ونسق کے لئے موجودہ نیٹ ورک ایجنٹس کی گنجائش میں اضافے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ملک میں ایسی خدمات کو مزید فروغ دینے کے لئے برانچ لیس بینکنگ کے شعبے کے اشتراک سے سپلائی اور ڈیمانڈ کے حوالے سے ایک قابل عمل ریسرچ کا آغاز کرے گا۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ موبائل فون بینکنگ بینکوں اور موبائل نیٹ ورک آپریٹرز دونوں کے لئے ایک نئی خصوصی مارکیٹ ہے جس میں کئی ادارے بڑے پیانے پر داخل ہونے کی تیاری کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ تقریباً 2 برس کے دوران 22,500 ایجنٹس کے ساتھ، جو پورے ملک میں کم لاگت کی خدمات فراہم کررہے ہیں، برانچ لیس بینکنگ deployments بینکوں کی 10 ہزار شاخوں کے نیٹ ورک سے تجاوز کرچکی ہیں۔انہوں نے کہا کہ موبائل فون کے بڑھتے ہوئے استعمال اور اس کی مسلسل نمایاں نمو سے ان توقعات کو تقویت ملتی ہے کہ پاکستان میں مالیاتی خدمات تک رسائی میں بہتری کے لئے برانچ لیس بینکاری کے ماڈلز انتہائی کامیاب ثابت ہوں گے۔

انہوں نے کہا کہ آنے والے دنوں میں مالیاتی خدمات تک رسائی کے فروغ اور تنخواہوں، پنشنز، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، وطن کارڈز، پاکستان کارڈز اور ٹیکس وصولی کی خدمات وغیرہ جیسے گورنمنٹ ٹو پرسن (G2P) پیمنٹس کے پروگرامز کے نظم ونسق میں یہ چینل اہم کردار ادا کرتا رہے گا۔انہوں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ برانچ لیس بینکنگ deployments پاکستان میں G2P ادائیگیوں کے 10 ملین سے زائد ممکنہ استفادہ کنندگان کی ضروریات پوری کرسکتی ہیں۔

گورنر، اسٹیٹ بینک نے کہا کہ اس وقت ہمارے پاس 22,000 ایکسس پوائنٹس، جو ملک کے 600 سے زائد شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں، کے ساتھ دو مکمل طور پر فعال برانچ لیس بینکنگ deployments ہیں۔یہ deployments ایک ملین اکاؤنٹ ہولڈرز اور لاکھوں 'اوور دی کاؤنٹر' صارفین کو خدمات فراہم کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اب تک پاکستان میں 300 بلین روپے کی تقریباً 80 ملین برانچ لیس بینکنگ ٹرانزیکشنز ہوچکی ہیں۔

گورنر، اسٹیٹ بینک نے کہا کہ برانچ لیس بینکنگ کے کاروبار کے آغاز کے لئے متعدد بینک پہلے ہی آزمائشی مرحلے میں ہیں جبکہ دیگر اسٹیٹ بینک سے رجوع کررہے ہیں۔ملک میں سب بڑے موبائل آپریٹرز میں سے ایک ادارہ اور نجی شعبے کے سب سے بڑے بینکوں میں سے ایک بینک برانچ لیس بینکنگ کے شعبے میں داخلے کے لئے پیش رفت کررہے ہیں۔نئے اداروں کی آمد کے ساتھ توقع ہے کہ ایکسس پوائنٹس کی تعداد بہت جلد 50 ہزار سے زائد ہوجائے گی۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ مرکزی بینک نے ٹیکنالوجی، موبائل آپریٹرز کی وسعت اور دیگر دستیاب ڈیلیوری چینلز سے مکمل طور پر مستفید ہونے کے لئے بینکوں کو ایک سازگار ریگولیٹری ماحول فراہم کرنے میں ایک فعال کردار ادا کیا ہے تاکہ آبادی کے تمام طبقات تک مالیاتی خدمات پہنچائی جاسکیں۔

انہوں نے کہا کہ روایتی بینکاری کی حدود سے پیدا ہونے والا خلاء الیکٹرانک پیمنٹس اور موبائل بینکاری کی مصنوعات پورا کریں گی۔اہم چیلنج یہ ہے کہ ان خدمات کو آبادی کے ان طبقات تک پہنچایا جائے جو بینکاری کی سہولتوں سے محروم ہیں یا جن تک بینکاری کی سہولتیں پوری طرح نہیں پہنچیں، جن میں سے زیادہ تر دوردراز علاقوں میں مقیم ہیں۔انہوں نے کہا کہ ملک کے ایک دوردراز علاقے میں چھوٹا سا ریٹیل اسٹور بھی ایک ایسے کسان، جسے ضروری مالیاتی خدمات سے مستفید ہونے کے لئے طویل سفر طے کرنا پڑتا ہے اور بھاری اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں، کے روزمرہ کے مسائل حل کرنے میں مدد کے لئے ایک ایجنٹ کے طور پر کام کرسکتا ہے۔

☆☆☆